اصلاح وتربیت

مولانا

عبدالغفور

عباسی

مدنیؒ ـــــــ کے

ملفوظات

ـــــــ مرتبہ ـــــــ
مولانا عبدالرشید ابن خواجہ محمد نور بخش صاحب
بھلن شریف ، خلیفۂ مجاز حضرت صاحب ملفوظات

اعداء اللہ جیسی صورتیں نہ بناؤ فرمایا: آج مسلمانوں نے اعداء اللہ جیسی شکلیں بنائی ہیں روزانہ ڈاڑھی استرے سے صاف کرتے ہیں۔ حالانکہ ڈاڑھی مرد کے لئے رکھنی ایسی ہے جیسے کہ عورت سر کے بال رکھتی ہے۔ مگر یہ سنت آج کل بالکل متروک ہو چکی ہے۔ سنت کے ترک کرنے میں جو مداومت کرتا ہے اسے شفاعت سے محرومی کا خوف در پیش ہے۔ درمختار میں صاف لکھا ہے کہ تارکِ سنت پر حرمانِ شفاعت کا خوف ہے۔

مسلمانو! ڈاڑھی رکھ کر اس متروکہ سنت کو زندہ کرو۔ ایسا کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب پاؤ گے۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں کہ ہمارے سب اعمال مخدوش ہیں۔ اور تشویش میں ہیں کہ کیا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہیں یا نہیں۔

دنیاوی مال ومتاع آخرت میں ایک ادنیٰ مومن کو جو حور ملے گی۔ اس کی اوڑھنی کا دنیا و ما فیہا کی کوئی نعمت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہم آخرت سے غافل ہیں، مال جمع کرنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ جب موت آئے گی۔ یہ مال کسی کام نہیں آئے گا۔ ادھر رہ جائے گا۔ جو چھوڑے گا، وہ وارثوں کے لئے ہوگا۔

نیک لوگ مال کو نیکی کے کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ صدقات اور خیرات دیتے ہیں۔ برے لوگ لڑائی جھگڑوں میں اسے برباد کرتے ہیں۔ حرام جگہوں پر اڑاتے ہیں جب مر کر قبر میں جائیں گے تو وہاں ظلمات اور ظلمات ہی ہوں گے۔

ایک دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کہ تم میں کون ہے جو غیر کے مال کو اپنے مال سے زیادہ محبوب رکھتا ہے۔؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر شخص اپنے مال کو پرائے مال سے زیادہ محبوب سمجھتا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا مال تو وہ ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور آخرت کے لئے ذخیرہ بناؤ۔ (جو چھوڑ جاؤ وہ پرایا مال ہے، وہ وارثوں کا ہے۔)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کی قدر فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت اسامہؓ اور حضرت زیدؓ ان سب کا ایک عہدہ تھا، لیکن حضرت عمرؓ، حضرت اسامہؓ کو باقی دو حضرات سے زیادہ تنخواہ دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب اس کا سبب دریافت کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اسامہؓ کو اس لئے تم سے زیادہ تنخواہ دیتا ہوں کہ اسامہؓ کا باپ تیرے باپ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں اگرچہ تم میرے بیٹے ہو۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرو مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی بیشمار نعمتیں ہیں۔ ان کا شکر کرتے رہو۔ الشکر قید الموجود وصید المفقود۔ شکر موجودہ نعمت کو تمہارے پاس روکے رکھنے والی چیز ہے، اور شکاری کی مانند دوسری نعمتیں شکر سے حاصل ہوتی ہیں۔

ہر نعمت کو جس کام اور مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے جب تک اسی کام اور مقصد میں نہ لگایا جائے تو نعمت کا شکر ادا نہیں ہوتا۔ محض زبانی شکر کا کلمہ کہنے سے مقصد حاصل نہیں ہوسکتا جب تک جوارح سے عمل نہ کیا جائے۔

توبہ کرنے میں جلدی کرو آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ اسی وقت توبہ کرلو۔ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ الدنیا ثلثہ ایام۔ دنیا تین دن ہے۔ یومامس فقد ایک کل کا دن جو تیرے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور گزر گیا۔ دوسرا کل کا دن جو آنے والا ہے۔ اس کا بھی علم نہیں کہ تجھے وہ نصیب ہو یا نہ ہو۔ تیسرا آج کا دن۔ "فاغتنمہ" اسے غنیمت جانو، آج ہی توبہ کرو۔

اللہ کے بندوں سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ تم کسی روحانی حکیم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر توبہ کرلو اور اپنے روحانی امراض کا علاج کراؤ۔ وقت پر جو حکیم میسر ہو وہی غنیمت ہے۔ ایک پڑیا تو استعمال کرکے دیکھو۔ دیکھئے آج حکیم اجمل خاں صاحب اور حکیم لقمان وغیرہ نہیں ہیں۔ تو کیا

تم دوسرے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج نہیں کراتے۔ جسمانی امراض کے علاج کے لئے جو ڈاکٹر یا حکیم مل جائے اس سے دوا لے لیتے ہو۔ لیکن روحانی امراض کے لئے روحانی حکیم کی طرف ذرا بھی دھیان نہیں دیتے۔

مقصود پیر نہیں، مقصود ذاتِ حق سبحانہ' ہے۔ دنیا عالم اسباب ہے۔ مرشد بھی ایک سبب اور ذریعہ ہے۔ مرشد کامل متبع شریعت مطہرہ کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ تمام گناہوں سے توبہ کرو۔

توکل علی اللہ | فرمایا: اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ متوکل ایک قسم کا تاجر ہے، وہ اپنے گھر سے تمام مال نکال دیتا ہے۔ اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے اور اس سے نفع کی امید رکھتا ہے۔

متوکل مزارع کی مانند ہے جو بیج زمین میں اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے کھیت کو سرسبز کر دیتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے توکل کا سبق سکھایا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ۔ (آل عمران آیت ۱۵۹)

ترجمہ: اور ہر کام میں ان سے مشورہ لیا کرو پھر جب تو اس کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر۔

یعنی ہر معاملہ میں حضرات صحابہ کرامؓ سے مشورہ کرو۔ جب مشورہ پختہ ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ ایک تو مشورہ سے حضرات صحابہ کرامؓ خوش ہوں گے کہ آپؐ ان سے مشورہ لیتے ہیں۔ اور دوسرے امت کو مشورہ لینے کی تعلیم حاصل ہو گی۔

عبادات و معاملات | عبادات چونکہ مقصود ہیں، دینی کتابوں کا آغاز عبادت سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد معاملات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

تمام اعمال میں نیت خالص ہونی چاہئے۔ جب نیت میں اخلاص ہو گا تو دین کو مقدم رکھے گا۔ اور دنیا کو پیچھے رکھے گا۔ الدنیا ظل الاخرۃ۔ دنیا آخرت کا سایہ ہے۔ اگر دیوار ہے تو سایہ ہو گا، اگر دیوار نہ ہو گی تو سایہ نہ ہو گا۔ اسی طرح دین ہے تو دنیا ہے، ورنہ نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: لایؤمن احدکم حتی تکون هواه تبعا لما جئت به۔ یعنی انسان تب تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنی خواہشات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین عالیہ کے ماتحت نہ چلائے۔

آج بعض کوتاہ اندیش لوگ یوں کہتے ہیں کہ میری عقل یوں کہتی ہے ، فلاں حدیث میری عقل کے خلاف ہے۔ ذرا ہوش سے کام لو۔ تم کون ہو اور تمہاری عقل کیا ہے۔ ہمارے حضرات فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے عقل کے دس حصے کئے۔ اس میں سے نو حصے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ پھر باقی دسویں حصے کے نو حصے اولیائے عظام کو عطا فرمائے اور ایک حصہ تمام عالم میں تقسیم کیا۔ اب اپنی عقل کا اندازہ لگالو۔ اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل تک پہنچنا تو درکنار وہ تو حضرات اولیائے کرام کی عقل کا عشر عشیر بھی نہیں۔ پھر ہم گستاخی کریں اور کہیں یہ فلاں حدیث میری عقل کے خلاف ہے۔ تیری عقل کیا معنیٰ رکھتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہماری عقل فلاں حدیث کے فہم سے قاصر ہے۔

جب میں حدیث بخاری پڑھتا تھا تو حدیث "کلاب" والی سمجھ میں نہ آتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالے اسے سات مرتبہ دھوڈالے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے ـــــ آج امریکن ڈاکٹروں سے معلوم ہوا ہے کہ کتے کے لعاب میں زہر ہوتا ہے اور مٹی اس کے لئے تریاق ہے۔ تو ہمارے استاد صاحب فرماتے تھے جو چیز آج ڈاکٹروں کی سمجھ میں آئی ہے وہ بات تاجدار مدینہ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس پہلے فرمادی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں حکمت پر مبنی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک باب "اعمال" کا لائے ہیں جو مفیدات ہیں۔ دوسرا باب "منہیات" کا ہے۔ وہ مضرات ہیں، ان سے بچنے کا حکم ہے۔ تو جس طرح مفیدات اور ماموراتپر عمل کرنا لازم ہے۔ اسی طرح منہیات سے بچنا بھی لازم ہے۔

پنجگانہ نماز کی تاکید | فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عمال (حکام) کو جب خط تحریر فرماتے تو یہ بات تحریر فرماتے: اِنَّ اَھَمَّ اُمُوْرِکُمْ عِنْدِیْ الصَّلٰوۃُ۔ میرے نزدیک تمہارے سب کاموں سے نماز کی زیادہ اہمیت ہے۔ یعنی آپ نماز کی تاکید فرماتے تھے۔ مسلمانو! ہمیشہ جماعت سے نماز کی پابندی کیا کرو۔

مقصد وعظ | فرمایا: میرا وعظ عام ہوتا ہے۔ میں کسی خاص شخص کو مخاطب کرکے نہیں کرتا ہوں۔ کسی شخص کی تحقیر ہرگز مقصود نہیں ہوتی ہے۔ میں وعظ کرتے وقت پہلے اپنے نفس کو سامنے رکھتا ہوں۔ اسے بھی خطاب کرتا ہوں۔ تاکہ میرے نفس کی بھی اصلاح ہوجائے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں | فرمایا: حضرات انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم

ہوتے ہیں۔ ان حضرات سے گناہ سرزد نہیں ہوتے۔ اولیاء اللہ محفوظ ہیں۔ یعنی وہ گناہوں سے دور بھاگتے ہیں۔ باقی عام مخلوق گناہوں میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اولیاء کرام کے طریقہ پر چلنے کی توفیق دے ہمیں گناہوں سے بچائے۔

اتفاق سے رہو۔ فرمایا: مسلمانو! آپس میں اتفاق سے رہو۔ ہماری بے اتفاقی سے ہمارے دشمن فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اربعہ مذاہب[1] حق پر ہیں۔ ان کے پیروؤں کا آپس میں اختلاف ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر تشریف لے جاتے تو نماز میں فاتحہ شریف خلف امام نہ پڑھتے فرماتے مجھے صاحبِ قبر سے حیا آتی ہے۔ دیکھئے ان حضرات میں کتنا انصاف تھا۔ تعصب ہرگز نہ تھا۔ ہر صاحبِ مذہب سے اس کے مذہب کے مطابق سوال ہوگا۔ لہذا ہر مذہب والے کو اپنے مذہب پر پختہ رہنا چاہیئے۔

حضرت مولانا خالد رومیؒ جن کو ذوالجناحین کہا جاتا ہے جب آپ علم معقول اور منقول اور بدیع صراح اور ریاضی وغیرہ سے فارغ ہوئے مدینہ شریف میں پہنچے۔ مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو کسی شیخ کامل عامل بالسنۃ سے ملاقات کرائے، تاکہ اس کے فیوضات و برکات سے قلب کی اصلاح ہو۔ شیخ الیسا ملے جس کا عقیدہ اہلِ سنت والجماعت کا ہو۔ جو علمِ شریعت بقدرِ ضرورت جانتا ہو۔ اور علم باطن کی اہل اللہ سے نسبت رکھتا ہو۔ لہذا آپکی ملاقات ایک یمنی فقیر سے ہوئی۔ اسے آپ نے عرض کی کہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ یمنی فقیر نے فرمایا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرو۔ حرم شریف میں عبادات کرو۔ اور کسی شخص پر اعتراض نہ کرنا۔ مولانا خالد رومیؒ فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ میں داخل ہوا۔ طوافِ قدوم شروع کیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ کعبہ شریف کے ساتھ پیٹھ لگائے بیٹھا ہے۔ اور ٹانگیں پھیلا رکھی ہیں۔ حضرت خالدؒ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال گزرا کہ یہ کیسا بے ادب آدمی ہے کہ اس طرح بیٹھا ہے، بس میرے دل میں اتنا خیال آیا تو وہ شخص ہنسا۔ اور فرمایا کہ "النسیۃ لنصیحۃ فقیر الیمن

---

[1] حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی اہل السنت والجماعت کے چار طریقے مراد ہیں۔

یعنی مینی فقیر کی نصیحت کو تو نے فراموش کر دیا ہے، میں بہت حیران ہوا۔ اور اسے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے مجھے بھی سکھائیے۔ تو اس نے دہلی کی طرف اشارہ کیا۔

مرید کے لئے دستور العمل | ؎

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد — آنکہ خود را دید او محروم شد

؎ ادب تاجیست از فضلِ الٰہی — بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

شیخ اور مرید کے درمیان تین دھاگوں کا ہونا ضروری ہے۔ ۱۔ عقیدت کا دھاگہ ۲۔ اطاعت کا دھاگہ ۔ ۳۔ ادب کا دھاگہ ۔

سلیمانی علاقہ میں ایک سخت دل مولوی تھا، اس نے ایک رسالہ میں ایک مولانا کی تکفیر لکھی ۔ وہ رسالہ وقت کے حاکم کے پاس پہنچا۔ اُس نے جس مولانا کی تکفیر کی تھی اس کو بلایا کہ اسے دیکھ تو لے۔ حاکم نے مولانا کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا بزرگ کافر ہے تو پھر مسلمان کون ہے ۔ پھر تو کوئی بھی مسلمان نہیں ۔ ایک شخص عام مجمع میں مولانا کی تحقیر کی وجہ سے کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مولانا کے دونوں کان اور دونوں آنکھیں اور دونوں ہاتھ اور زبان کاٹی گئی ہیں ۔ اور پھر ان کو گندگی میں پھینکا گیا ہے ۔ مولانا نے اس پر فوراً تعبیر سنائی کہ خوشی کی بات ہے ۔ یہ خواب سچا ہے ۔ اور مبارک ہے ۔ میری زبان غیبت اور جھوٹ بولنے سے کٹ گئی ہے ۔ اسی طرح میرے کان بری آواز اور غیبت وغیرہ سننے سے کٹ گئے ہیں۔ میرے دونوں ہاتھ برائی کرنے سے کٹ گئے ہیں ۔ اور دونوں آنکھیں بری نگاہوں سے ہٹا دی گئی ہیں۔ خواب بیان کرنے والا شخص بہت شرمندا ہوا۔

لہذا کسی شخص پر اعتراض کی نگاہ نہ ہونی چاہیئے۔ حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

مرا پیر دانا و مرشد شہابؒ
دو اندر بہ فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش
دیگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

یعنی ایک دریائی سفر کے دوران میرے پیر و مرشد حضرت شہاب الدین سہروردی نے مجھے دو عمدہ ترین نصیحتیں فرمائیں، ایک یہ کہ اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھنا، غرور و تکبر نہ کرنا دوسرے یہ کہ لوگوں کو بری نظر سے نہ دیکھنا۔ ان کی برائیوں کے درپے نہ ہونا۔

اپنی صورت وسیرت، لباس وغیرہ سب شریعت کے مطابق کرو میں تم سے کچھ لیتا نہیں ہوں بلکہ کچھ دے رہا ہوں۔ تمہارے فائدہ کی بات کہتا ہوں، اگر عمل کروگے تو فائدہ پاؤگے۔ اگر عمل نہ کروگے تو میں مجبور نہیں کرسکتا۔ میں نے، میرے ذمہ جو حق تھا وہ ادا کردیا ہے۔ جو بیعت ہوں گے ان کو ڈاڑھی منڈانی یا کٹانی نہ ہوگی۔ شریعت کے مطابق رکھنی ہوگی انگریزی بال نہ رکھنے ہوں گے۔ سگریٹ، بیڑی اور تمباکو نوشی وغیرہ چھوڑنی ہوگی۔ کیونکہ اس میں تین مضرتیں ہیں۔ ایک مالی۔ وہ تو ظاہر ہے کہ پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ کئی روپوں کی روزانہ تمباکو نوشی ہوتی ہے۔ دوسرے جسمانی مضرت ہے۔ پھیپھڑے خراب ہوتے ہیں۔ اور اخیر میں سل اور دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ بات مشاہدہ اور تجربہ میں آچکی ہے۔ تیسری بات روحانی نقصان ہے، روحانیت کو مردہ کردیتی ہے۔ جس چیز میں تین مضرتیں ا نقصان ہوں تو عقلمند آدمی وہ ہے جو اس کے قریب نہ جائے۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں حاضر ہوں۔ اور بہت سا مجمع ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص اپنے حلقہ مبارک سے نکال دیا۔ صبح کو میں نے اس شخص کے پاس جاکر پوچھا کہ تیرے مجلس مبارک سے نکالے جانے کی کیا وجہ ہے۔؟ اس نے کہا کہ تمباکو پیتا ہوں، کچا لہسن اور پیاز کھاکر مسجد میں آنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کیونکہ ان میں بدبو ہے۔ سگریٹ میں تو ان سے زیادہ بدبو ہے۔

مسلمانو! سب بری باتوں سے توبہ کرو، اور پختہ توبہ کرو۔ توبہ کے بعد ان باتوں کے قریب نہ جاؤ۔

استغفار کرنے کی ہدایت فرمایا: کپڑا رنگنے سے پہلے صابن میں دھویا جاتا ہے پھر پھٹکڑی کے پانی میں ڈالا جاتا ہے۔ اس سے کپڑے میں قوت جاذبہ پیدا ہوجاتی ہے اس کے بعد اسے رنگ میں ڈالا جاتا ہے۔ اتنی محنت کے بعد اس پر پختہ رنگ چڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح مراقبہ اور ذکر و فکر کرتے وقت قلب پر جو وساوس اور خطرات آتے ہیں وہ گناہوں کا میل ہوتے ہیں۔ اسے استغفار کی تسبیح پڑھ کر صاف کرنا چاہئے۔ پھر درود شریف کی تسبیح پڑھے۔ اس سے قوت جاذبہ پیدا ہوگی۔ پھر صبغۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا رنگ دل میں پختہ ہوجائے گا۔ اسی لئے میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ روزانہ صبح و شام تیز،

تین تسبیح استغفار، درود شریف اور کلمہ تمجید کی پڑھا کرو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے مگر آپ بھی استغفار پڑھا کرتے تھے۔ یہ امت کی تعلیم کے لئے تھا۔

کلمہ تمجید پڑھنا بڑی برکات کا ذریعہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جسد اطہر کے ساتھ بیداری کی حالت میں معراج پر تشریف لے گئے تھے۔ واپس تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اپنی امت کو میرا سلام دینا، اور انہیں فرمانا کہ جنت چٹیل میدان ہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ کہنے سے اس میں پودے لگیں گے۔ سبحان اللہ کہنے سے ایک پودہ لگ جائے گا۔ الحمد للہ کہنے سے دوسرا۔ لاالٰہ الا اللہ کہنے سے تیسرا اور اللہ اکبر کہنے سے چوتھا پودہ لگ جائے گا۔

اب اگر ان کلمات شریفہ کو سو بار کہو گے تو چار سو پودے لگ جائیں گے، تو ہمارے لئے ایک بڑا باغیچہ بن جاتے اور اس باغیچہ کا دنیا کے کسی باغیچہ کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

—— باقی آئندہ ——

بقیہ: مکتوب ڈھاکہ | کے مکان میں تشریف لاکر کھانا کھایا اور ظہر کی نماز ادا کی۔ دس منٹ آرام فرماکر ڈھاکہ ایرپورٹ تشریف لے گئے، جاتے وقت ان کے والد مرحوم کے ایک خاص مرید کلکتہ کولوٹولہ والے حاجی محمد دین مرحوم دوائی والے کے صاحبزادہ حافظ مختار احمد صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر قیام فرماکر ۳ بجے ایرپورٹ پر مولانا اسعد مدنی کو رخصت کرنے کے لئے ہزاروں علماء وطلبہ وعمائدین شہر گئے تھے، صاحبزادہ مولانا اسعد مدنی مدظلہ، کی آمد کی خبر اخبار میں چھپنے کے بعد مشرقی پاکستان کے ہر ضلع سے ہر طبقے کے علماء ڈھاکہ آئے تھے، یادگار شیخ الاسلام کو دیکھ کر فرط وخوشی سے جھوم اٹھے، ہر طبقے کے لوگوں کا آنے کا تانتا بندھا ہوا تھا، صاحبزادہ کی مجلس سے حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کی یاد تازہ ہو گئی تھی۔

دیرینہ، پیچیدہ، جسمانی، روحانی امراض کے خاص معالج | **جمال شفاخانہ رجسٹرڈ** | صدر بازار نوشہرہ چھاؤنی — دہلی روڈ لاہور کینٹ